تبصرے

امام ابن تیمیہ - از افضل العلماء محمد یوسف صاحب کوکن عمری ایم اے تقطیع کلاں ۔ ضخامت ۷۶۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت درج نہیں۔ پتہ :۔ مصنف سے شعبۂ عربی مدراس یونیورسٹی مدراس کے پتہ پر ملے گی۔

امام ابن تیمیہ جیسی جامع کمالات وصفات شخصیتیں جو بزم علم کی صدر نشین بھی ہوں اور میدانِ غزا وجہاد کے شہسوار بھی، جو اقلیم تحریر وتقریر کے تاجدار بھی ہوں اور معدنِ اصلاح وتجدید دین کے گوہر آبدار بھی، تاریخ اسلام میں کم ہی پیدا ہوئی ہیں۔ اُردو خواں طبقہ میں امام عالی مقام کا تعارف سب سے پہلے مولانا شبلی اور مولانا ابو الکلام آزاد کے ذریعہ ہوا اور دیوبند کے علمی حلقوں میں اُن کی عظمت ورفعتِ مقام کا چرچا حضرت الاستاذ مولانا سید انور شاہ کشمیری کی معرفت جو درس بخاری میں اکثر موصوف کا محققانہ تذکرہ فرماتے تھے، اس کے بعد ہند وپاک میں اس موضوع پر متعدد کتابیں شائع ہوئیں جو محنت تحقیق اور جوش وولولہ سے لکھی گئیں تھیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ زیر تبصرہ کتاب متعدد حیثیتوں سے ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ ابواب اور ذیلی عنوانات کی فہرست ہی دس صفحوں میں آئی ہے۔ چنانچہ امام کے وطنی، خاندانی اور ذاتی حالات و سوانح، علمی، عملی اور اخلاقی اوصاف وکمالات اور تجدیدی واصلاحی کارناموں کا کوئی گوشہ اور پہلو ایسا نہیں ہے، جس پر لائق مؤلف نے بڑی تفصیل اور جامعیت کے ساتھ دادِ تحقیق نہ دی ہو۔ پھر اصل موضوعِ گفتگو کی مناسبت سے بعض ضمنی مسائل پر کلام کیا ہے تو اُس میں بھی اپنا یہی انداز قائم رکھا ہے مثلاً امام ابن تیمیہ نے تاتاریوں کے خلاف جہاد کیا تو فاضل مؤلف نے اس کا تذکرہ کرنے سے پہلے اس جہاد کے پس منظر پر ایک مورخ کی زبان میں گفتگو کی ہے۔ اسی طرح ردِ شرک وبدعت، فتنۂ عقائد اور ردِ تصوف پر کلام کرنے سے قبل ان میں سے ہر ایک کی تاریخ پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ امام ابن تیمیہ کا ایک بڑا امتیاز یہ بھی ہے کہ وہ کتب قدیمہ اور علوم عقلیہ کے بھی بڑے محقق اور مبصر تھے چنانچہ انھوں نے ایک طرف یونانی فلسفہ ومنطق کے رد میں ایک کتاب

"الرد علی المنطقیین" کے نام سے لکھی اور دوسری جانب یہودیت اور نصرانیت کے رد میں "الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح" نام کی ضخیم کتاب چار جلدوں میں تصنیف فرمائی۔ جناب مصنف نے امام ابن تیمیہ کے اس وصفِ خاص پر بھی مفصل کلام کیا ہے۔ پھر بعض مسائل جو "تفرداتِ ابن تیمیہ" کہلاتے ہیں اُن کی تشریح و توضیح کر کے امام کے اقوال و آرا کی علمی توجیہ و تاویل کی ہے۔ آخر میں قید و بند، وفات حسرت آیات۔ ذاتی اخلاق و عادات، معاصر علمار کے اعتراضات اور ساتھ ہی اُن کے جوابات۔ تصنیفات امام کی جامع فہرست اور مشاہیر تلامذہ کا تذکرہ۔ ان سب عنوانات کے ماتحت بصیرت افروز گفتگو کی گئی ہے۔ اگرچہ، جیسا کہ خود مصنف نے مقدمہ میں ذکر کیا ہے اس بات کی ضرورت تھی کہ کتاب کی ایک جلد اور ہوتی جس میں امام عالی مقام کی تمام تصنیفات اور علمی کارناموں کا مفصل تذکرہ اور اُن پر تبصرہ ہوتا لیکن اس سے قطع نظر اس میں شبہ نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی جامع، مبسوط اور محققانہ اور ہر صاحبِ ذوق کے مطالعہ کے لائق ہے۔

کتاب میں بعض مقامات نظرِ ثانی اور اصلاح کے محتاج بھی رہ گئے ہیں مثلاً ص ۱۲۳ پر امام ابن تیمیہ کا جو فتویٰ روزہ نہ رکھنے کا نقل کیا گیا ہے اُس سلسلہ میں مصنف کہتے ہیں " علمار نے اعتراض کیا کہ اب تو سفر کا کوئی موقع نہیں ہے؟ امام موصوف نے جواب دیا کہ جب سفر کی معمولی تکان کے لئے روزہ توڑ دینا جائز ہے تو دشمن کے ساتھ لڑنے کی طاقت پیدا کرنے کے لئے روزہ توڑنا کیوں جائز نہ ہوگا" ہماری گذارش ہے کہ اوّل تو اس عبارت میں بجائے "توڑ دینا" کے "چھوڑ دینا" ہونا چاہیئے۔ پھر اگر امام ابن تیمیہ کی یہ دلیل صحیح مان لی جائے کہ سفر میں ترکِ صوم کی رخصت کا جو حکم ہے اُس کی علت مشقت یا تعب ہے تو اب اس کے دو نتیجے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ جس سفر میں کوئی مشقت اور تعب نہ ہو اُس میں ترکِ صوم جائز نہ ہوگا اور دوسرا یہ کہ سفر اور جنگ کے علاوہ جہاں کہیں بھی مشقت پائی جائے گی مثلاً مئی اور جون کے مہینہ میں اور وہ بھی ایسے مقامات پر جہاں پارۂ حرارت زیادہ ہوتا ہے اور اُس کی وجہ سے روزہ رکھنے میں سخت تعب ہوتا ہے روزہ نہ رکھنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ امام کے الفاظ میں افضل ہوگا۔

اصل یہ ہے کہ امام ابن تیمیہ مسلکاً سلفی ہیں اور وہ اصحاب الرائے کے مسلک کے برخلاف کسی حکم کی علت اُس چیز کو تسلیم نہیں کرتے جس کی تصریح کتاب و سنت میں نہ ہو اور اس میں ان کو اس درجہ غلو ہے کہ صفاتِ باری کا ذکر جس طرح قرآن میں آیا ہے اور ظاہر الفاظ سے جو معانی مفہوم ہوتے ہیں وہ ان کو اسی طرح مانتے ہیں اس بنا پر ابن بطوطہ جیسے

شخص تک نے اُن کی طرف عقیدۂ تجسیم منسوب کردیا ہے (ملاحظہ ہو حیاۃ شیخ الاسلام ابن تیمیہ مصنفہٗ شیخ محمد بھجہ بیطار) چنانچہ مذکورہ بالا واقعہ میں بھی جنگ کے حالات میں امام نے روزہ قضا کرنے کا جو فتویٰ دیا تھا اُس کی بنیاد وہ نہیں ہے جو لائق مصنف نے لکھی ہے بلکہ حضرت ابو سعید خدری کی وہ روایت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا انکم ملاقوا العدو غدًا والفطر اقوی لکم۔ ملاحظہ ہو (البدایۃ والنہایۃ ج ۱۴ ص ۲۶)

علاوہ ازیں صفحہ ۶۵۰ پر امام ابن تیمیہ کی تصنیفات کو شمار کراتے ہوئے امام کی ایک تصنیف "شرح حدیث النزول" کے تعارف میں لائق مصنف نے لکھا ہے انما انزل القرآن علی سبعۃ احرف" کی حدیث کے متعلق ایک استفتا کا جواب ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیثِ نزول سے مراد بخاری کی وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے "ینزل ربنا کل لیلۃ الی سماء الدنیا" اس رسالہ میں امام ابن تیمیہ نے اسی حدیث کی تشریح کی ہے۔ یہ رسالہ ۲۳۰ صفحات پر مصر میں ۱۹۴۸ء میں چھپا تھا۔ پھر مصنف دو تین مقامات کے علاوہ سلطان محمود غازان کو قازان ہی لکھتے چلے گئے ہیں حالانکہ صحیح غازان ہے چنانچہ روضۃ الصفا میں یہی ہے۔ اگرچہ البدایۃ والنہایۃ میں قازان لکھا ہے مگر اس کا اعتبار نہیں البدایۃ میں تو چنگیز کو جانگیر بھی لکھا ہے اور مصنف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ کتاب میں بعض جگہ کتابت کی غلطیاں بھی رہ گئی ہیں۔ مثلاً ص ۱۵۳ پر آخری سے پہلی سطر میں بجائے "کسی" کے "کس" اور بجا "کا" کے "کام" ہونا چاہیئے۔ پھر زبان بھی بعض مواقع پر اصلاح طلب ہے۔ مثلاً ص ۷۲ سطر ۲ بجائے "وہ" کے "انھوں نے" ص ۷۳ سطر ۱۸ "کے" بجائے "کو" ہونا چاہیئے، اسی صفحہ پر ہے۔ "جن پر کسی کتاب میں بھی اُن کی نظر نہیں گذری تھی" اس کے بجائے فقرہ یوں ہونا چاہیئے "جو کسی کتاب میں بھی اُن کی نظر سے نہیں گذری تھیں۔ ص ۸۰ سطر ۱۴ میں "پیش کیا ہے" کے بعد "اس کا اندازہ ہونا چاہیئے۔ ص ۸۱ پر چوتھے شعر میں "بمنصد" ہونا چاہیئے یا غالباً سہواً رہ گیا ہے۔ ص ۱۲۲ سطر ۶: "تمام کی جگہ "سب" درست ہے۔ پھر اسی صفحہ پر آخری سے پہلی سطر میں لکھا ہے "کسوہ کے قریب کے پل پر پڑاؤ کیا" البدایۃ میں اس موقع پر "الجسورۃ" کا لفظ ہے جس کا ترجمہ "پل" کیا گیا ہے۔ مگر تحقیق

طلب یہ بات ہے کہ "حیسورة" کسی مقام کا نام تو نہیں ہے؟ کیونکہ جسر بمعنی پل کی صرف دو جمع آتی ہیں ایک اجسر اور دوسری جسور۔ پہلی جمع قلت ہے اور دوسری جمع کثرت۔ حیسورة کوئی جمع نہیں ہے (ملاحظہ ہو لسان العرب لفظ جسر) ص ۱۲۵ سطر ۴: "ثبات قدمی" صحیح نہیں۔ ثابت قدمی ہونا چاہیئے یا ثبات قدم۔ ص ۱۲۶ سطر ۱۴: "اپنی" کی جگہ "اپنے" ہونا چاہیئے۔ ص ۱۲۷ سطر ۲: حرف بحرف کے بعد "صحیح یا درست کا لفظ ہونا چاہیئے۔ اسی صفحہ سطر ۱۲ میں "اپنی عمر بھر میں نہیں دیکھا" کی بجائے "اپنی عمر میں کبھی" یا "عمر بھر کبھی نہیں دیکھا" ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد سطر ۱۵ میں "ہوگیا" غلط ہے "ہوگئے" صحیح ہے۔ ص ۱۴۶ سطر ۱۳: "کی" کے بجائے "کا" سطر ۱۵: "کے پاس" کے بجائے "پر" سطر ۱۸: "ملک مصر" کے بعد "پر" ص ۱۵۰ سطر ۹: "کروایا" کی جگہ "کرایا" ہونا چاہیئے ص ۲۰۳ سطر ۷ میں "قاضی رضی الدین نے نہیں مانا" غیر فصیح ہے۔ قاضی ...... نے نہ مانا یا قاضی نہ مانا فصیح ہے۔ اُمید ہے کہ کتاب کی دوسری اشاعت میں ان کی اصلاح کردی جائے گی۔

انوار الباری شرح اردو صحیح بخاری شریف (مجموعہ افادات)

حضرت امام العصر، حافظ حدیث، علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری و دیگر اکابر محدثین - رحمہم اللہ -

دین اسلام کی پوری عمارت دو مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہے۔ قرآن مجید اور حدیث صحیح۔ جس طرح قرآن مجید کی توضیح و تشریح کے لئے سیکڑوں تفاسیر و تراجم لکھے گئے اسی طرح کتب حدیث کی بھی عربی و فارسی وغیرہ میں صدہا شروح تصنیف ہوئیں۔ مگر اردو میں کتب صحاح کی شروح نہیں تھیں اس لئے ان میں سے سب سے زیادہ اہم و اقدم کتاب بخاری شریف کی اردو شرح کا تہیہ بنام خدا کر لیا گیا ہے۔ جس کی چند خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) بخاری شریف کا پورا متن بخط عربی (۲) صحیح ترین اردو ترجمہ (۳) قدیم و جدید عربی و فارسی شروح بخاری کا بہترین خلاصہ (۴) اپنے اکابر حضرت گنگوہی، حضرت شیخ الہند، حضرت علامہ کشمیری، حضرت مولانا عثمانی قدس اسرارہم کی محدثانہ تحقیقات عالیہ کا گراں قدر مجموعہ (۵) مسائلِ خلافیہ احکام میں حنفی نقطۂ نظر کی مکمل ترجمانی (۶) کتابت، کاغذ، طباعت و تصحیح کا اعلیٰ معیار۔

پوری شرح ۳۰ جزو میں بالاقساط شائع ہوگی۔ ہر پارہ دو دو ماہ کے وقفہ سے تقریباً دو سو صفحہ کا ہوگا۔ ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ بنام "تذکرہ محدثین" ترتیب دیا گیا ہے جس میں شیوخ امام اعظم سے عہد حاضر تک کے تقریباً تین سو اکابر محدثین کے معتمد حالات ہوں گے۔ یہ مقدمہ ان شاء اللہ تقریباً تین سو صفحہ کا ماہ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ میں شائع ہو جائے گا۔ جو لوگ اشاعت مقدمہ سے قبل فیس ممبری ایک روپیہ بھیج دیں گے ان کے لئے مقدمہ تین روپے اور ہر پارہ دو روپیہ آٹھ آنہ کا ہوگا۔ علاوہ محصول ڈاک۔ غیر ممبران کے لئے مقدمہ اور ہر پارہ پے میں ہوگا۔ مکمل کتاب کا پیشگی ہدیہ مع محصول ڈاک و رجسٹری ہند و پاک کے لئے ایک سو روپے اور غیر ممالک کے لئے مع تجلید و محصول ڈاک ایک سو پچاس روپیہ ہوگا۔

پاکستان میں ارسال زر کا پتہ - مجلس علمی - کراچی ۲

(۱) مکتبہ ناشر العلوم - دیوبند (یوپی)

(۲) مکتبہ برہان - اردو بازار - جامع مسجد - دہلی ۶